

1973ء کا آئین 10 اپریل کو متفقہ طور پر انتہائی کشیدہ سیاسی حالات میں منظور ہوا جو کسی طور ایک سیاسی کرشمے سے کم نہیں تھا۔ یہ کرشمہ کیونکر تخلیق ہوا، اس کی داستان بہت دلچسپ اور حد درجہ سبق آموز ہے اور اس کا ہمارے مستقبل سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ راقم الحروف جو اس پورے عمل میں پس پردہ شریک رہا، وہ آج کے نازک مرحلے پر شدت سے محسوس کرتا ہے کہ مختلف مراحل کے مدوجزر تفصیل سے بیان کیے جائیں تاکہ ان سے رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ دراصل قیام پاکستان کے بعد جو لوگ برسراقتدار آئے، ان میں سے بیشتر حضرات دستور کی اہمیت کا ادراک ہی نہیں رکھتے تھے۔ برطانوی پارلیمنٹ نے جولائی 1947ء میں آزادی ہند ایکٹ منظور کیا جس کی زو سے دو آزاد مملکتیں 15 اگست سے وجود میں آجائیں گی جن کی اپنی خودمختار دستور ساز اسمبلیاں ہوں گی اور دستور کی منظوری تک 1935ء کا ایکٹ نافذ العمل رہے گا۔ نامزد گورنر جنرل کی ایڈوائس پر وائسرائے نے 14 اگست 1947ء کو جمہوری آئینی آرڈر جاری کیا جس میں پاکستان کے نامزد گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کی ایڈوائس پر 1935ء کے ایکٹ میں ضروری ترامیم کی گئیں۔

## Translation:

The constitution of 1973 was unanimously approved on 10 April amidst complex political situations—this was nothing short of a miracle. The story of how this miracle came to be is compelling and instructive. It has a deep connection to our future. The writer who was present behind the scenes during this process, strongly believes that in the current critical stage, the details of different phases should be elaborated so they can be used to obtain guidance. In reality, among the people who came into power after the formation of Pakistan, most did not believe in the presence of rules. In 1947 the British parliament (imparliament) approved the Freedom of India Act, according to which, from 15 August, two independent states will be formed which will have their own autonomous constitution making assemblies and the 1935 Act will be implemented until the approval of the constitution. On the advice of the elected governor general, the viceroy released a democratic constitutional order on 14 August 1947 which made the necessary alterations to the 1935 Act on the advice of the elected governor general of Pakistan, Qaid-e-Azam.